چار بنیادی قاعدے دورِ جاہلیت اور اسلام کے فرق میں

القَواعِد الأَربَع

للشَّيخِ مُحَمَّد بن سُلَيمَان التَّمِيمِى رحمه الله

مع اردو ترجمہ

أهل الأثر

العلم قبل القول و العمل

قول و عمل سے پہلے علم

أهل الأثر
العلم قبل القول و العمل
قول و عمل سے پہلے علم

القواعد الأربع

لشيخ الإسلام الإمام المجدد
الشيخ محمد بن عبد الوهاب رحمه الله
١١١٥ - ١٢٠٦هـ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَسْأَلُ اللهَ الْكَرِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَتَوَلاكَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

وَأَنْ يَجْعَلَكَ مُبَارَكًا أَيْنَمَا كُنْتَ، وَأَنْ يَجْعَلَكَ مِمَّنْ إِذَا أُعْطِيَ شَكَرَ، وَإِذَا ابْتُلِيَ صَبَرَ، وَإِذَا أَذْنَبَ اسْتَغْفَرَ. فَإِنَّ هَؤُلاءِ الثَّلاثُ عُنْوَانُ السَّعَادَةِ.

اعْلَمْ أَرْشَدَكَ اللهُ لِطَاعَتِهِ: أَنَّ الْحَنِيفِيَّةَ مِلَّةُ إِبْرَاهِيمَ: أَنْ تَعْبُدَ اللهَ، وَحْدَهُ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ، كَمَا قَالَ تَعَالَى: ﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالإِنسَ إِلاَّ لِيَعْبُدُونِ ﴾ [الذاريات: ٥٦]. فَإِذَا عَرَفْتَ أَنَّ اللهَ خَلَقَكَ لِعِبَادَتِهِ؛ فَاعْلَمْ أَنَّ الْعِبَادَةَ لا تُسَمَّى عِبَادَةً إِلا مَعَ التَّوْحِيدِ، كَمَا أَنَّ الصَّلاةَ لا تُسَمَّى صَلاةً إِلا مَعَ الطَّهَارَةِ، فَإِذَا دَخَلَ الشِّرْكُ فِي الْعِبَادَةِ فَسَدَتْ، كَالْحَدَثِ إِذَا دَخَلَ فِي الطَّهَارَةِ، فَإِذَا عَرَفْتَ أَنَّ الشِّرْكَ إِذَا خَالَطَ الْعِبَادَةَ أَفْسَدَهَا، وَأَحْبَطَ الْعَمَلَ، وَصَارَ صَاحِبُهُ، مِنَ الْخَالِدِينَ فِي النَّارِ. عَرَفْتَ أَنَّ أَهَمَّ مَا عَلَيْكَ مَعْرِفَةُ ذَلِكَ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يُخَلِّصَكَ مِنْ هَذِهِ الشَّبَكَةِ، وَهِيَ الشِّرْكُ بِاللهِ الَّذِي قَالَ اللهُ تَعَالَى فِيهِ: ﴿ إِنَّ اللّهَ لاَ يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَن يَشَاءُ ﴾ [النساء: ١١٦]. وَذَلِكَ بِمَعْرِفَةِ أَرْبَعِ قَوَاعِدَ ذَكَرَهَا اللهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ.

الْقَاعِدَةُ الأُولَى:

أَنْ تَعْلَمَ أَنَّ الْكُفَّارَ الَّذِينَ قَاتَلَهُمْ رَسُولُ اللهِ –صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ –مُقِرُّونَ بِأَنَّ اللهَ –تَعَالَى–هُوَ الْخَالِقُ، الْمُدَبِّرُ، وَأَنَّ ذَلِكَ لَمْ يُدْخِلْهُمْ فِي الإِسْلامِ؛ وَالدَّلِيلُ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿ قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ السَّمْعَ والأَبْصَارَ وَمَن يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيَّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَن يُدَبِّرُ الأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللّهُ فَقُلْ أَفَلاَ تَتَّقُونَ ﴾ [يونس: ٣١].

الْقَاعِدَةُ الثَّانِيَةُ:

أَنَّهُمْ يَقُولُونَ: مَا دَعَوْنَاهُمْ وَتَوَجَّهْنَا إِلَيْهِمْ إِلا لِطَلَبِ الْقُرْبَةِ وَالشَّفَاعَةِ، فَدَلِيلُ الْقُرْبَةِ؛ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاء مَا نَعْبُدُهُمْ إِلاَّ لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ إِنَّ اللَّهَ لا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ ﴾ [الزمر: ٣]. وَدَلِيلُ الشَّفَاعَةِ، قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿ وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللّهِ مَا لاَ يَضُرُّهُمْ وَلاَ يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَؤُلاء شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللّهِ ﴾ [يونس:١٨].

وَالشَّفَاعَةُ شَفَاعَتَانِ: شَفَاعَةٌ مَنْفِيَّةٌ، وَشَفَاعَةٌ مُثْبَتَةٌ.

فَالشَّفَاعَةُ الْمَنْفِيَّةُ: مَا كَانَتْ تُطْلَبُ مِنْ غَيْرِ اللهِ فِيمَا لا يَقْدِرُ عَلَيْهِ إِلا اللهُ؛ وَالدَّلِيلُ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَنفِقُواْ مِمَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لاَّ بَيْعٌ فِيهِ وَلاَ خُلَّةٌ وَلاَ شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾ [البقرة:٢٥٤].

وَالشَّفَاعَةُ الْمُثْبَتَةُ: هِيَ الَّتِي تُطْلَبُ مِنَ اللهِ، وَالشَّافِعُ مُكَرَّمٌ بِالشَّفَاعَةِ، وَالْمَشْفُوعُ لَهُ مَنْ رَضِيَ اللهُ قَوْلَهُ وَعَمَلَهُ بَعْدَ الإِذْنِ؛ كَمَا قَالَ تَعَالَى: ﴿مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلاَّ بِإِذْنِهِ﴾ [البقرة: ٢٥٥].

الْقَاعِدَةُ الثَّالِثَةُ:

أَنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- ظَهَرَ عَلَى أُنَاسٍ مُتَفَرِّقِينَ فِي عِبَادَاتِهِمْ، مِنْهُمْ مَنْ يَعْبُدُ الْمَلائِكَةَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَعْبُدُ الأَنْبِيَاءَ وَالصَّالِحِينَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَعْبُدُ الأَشْجَارَ وَالأَحْجَارَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَعْبُدُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ، وَقَاتَلَهُمْ رَسُولُ اللهِ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَهُمْ؛ وَالدَّلِيلُ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّهِ ﴾ [الأنفال: ٣٩]. وَدَلِيلُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ؛ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿ وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لاَ تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلاَ لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴾ [فصلت: ٣٧]. وَدَلِيلُ الْمَلائِكَةِ؛ قَوْلُهُ تَعَالَى:﴿ وَلاَ يَأْمُرَكُمْ أَن تَتَّخِذُواْ الْمَلاَئِكَةَ وَالنِّبِيِّيْنَ أَرْبَاباً... ﴾ الآية [آل عمران: ٨٠]. وَدَلِيلُ الأَنْبِيَاءِ؛ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿ وَإِذْ قَالَ اللّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَأَنتَ قُلتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَهَيْنِ مِن دُونِ اللّهِ قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ إِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلاَ أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ﴾ الآية [المائدة: ١١٦].

وَدَلِيلُ الصَّالِحِينَ؛ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ... ﴾ الآية [الإسراء:٥٧]. وَدَلِيلُ الأَشْجَارِ وَالأَحْجَارِ؛ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿ أَفَرَأَيْتُمُ اللاَّتَ وَالْعُزَّى * وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الأُخْرَى﴾ [النجم: ١٩، ٢٠].

وَحَدِيثُ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ -رَضِيَ اللهُ عَنْهُ- قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -إِلَى حُنَيْنٍ وَنَحْنُ حُدَثَاءُ عَهْدٍ بِكُفْرٍ، وَلِلْمُشْرِكِينَ سِدْرَةٌ، يَعْكُفُونَ عِنْدَهَا وَيَنُوطُونَ بِهَا أَسْلِحَتَهُمْ، يُقَالُ لَهَا ذَاتُ أَنْوَاطٍ، فَمَرَرْنَا بِسِدْرَةٍ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ. الحَدِيثَ.

الْقَاعِدَةُ الرَّابِعَةُ:

أَنَّ مُشْرِكِي زَمَانِنَا أَغْلَظُ شِرْكًا مِنَ الأَوَّلِينَ، لأَنَّ الأَوَّلِينَ يُشْرِكُونَ فِي الرَّخَاءِ، وَيُخْلِصُونَ فِي الشِّدَّةِ، وَمُشْرِكُو زَمَانِنَا شِرْكُهُمْ دَائِمٌ فِي الرَّخَاءِ وَالشِّدَّةِ؛ وَالدَّلِيلُ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿ فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ ﴾ [العنكبوت: ٦٥].

وَاللهُ أَعْلَمُ. وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعلى آله وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ.

چار بنیادی قاعدے

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

میں اللہ کریم سے جو عرشِ عظیم کا رب ہے سوال کرتا ہوں کہ وہ آپ کا اس دنیا اور آخرت میں ولی ہو ، اور آپ جہاں کہیں بھی ہوں آپ کو مبارک بنائے ۔ آپ کو ان لوگوں میں بنائے جنہیں جب کچھ عطا کیا جاتا ہے تو وہ شکر گزاری کرتے ہیں ،اور جب انہیں کسی مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے تو صبر کرتے ہیں اور جب ان سے گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو استغفار کرتے ہیں ،اور یہ تینوں(خصلتیں)سعادت مندی کی پہچان ہیں۔

جان لیں ،اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی فرمانبرداری کی طرف رہنمائی فرمائے کہ حنیفیت ابراہیم علیہ السلام کی ملت ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ صرف اللہ اکیلے کی عبادت کریں دین کو اسی کے لئے خالص رکھتے ہوئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :﴿ وَمَا خَلَقْتُ الجِنَّ وَالإِنسَ إِلاَّ لِيَعْبُدُونِ ﴾میں نے جنات اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔[الذاريات: ٥٦].

تو جب آپ یہ جان گئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے ، تو یہ بھی جان لیں کہ عبادت اس وقت تک عبادت نہیں کہلاتی جب تک اس میں توحید نہ ہو ، جس طرح نماز اس وقت تک نماز نہیں کہلاتی جب تک اس میں طہارت نہ ہو۔ لہذا اگر عبادت میں شرک داخل ہو جائے تو وہ اسے فاسد اور بیکار کردیتی ہے جس طرح حدث (ناپاکی)کی وجہ سے طہارت فاسد و بیکار ہو جاتی ہے۔

تو جب آپ جان گئے کہ شرک اگر کسی عبادت میں مل جائے تو وہ اسے فاسد و بیکار کردیتا ہے اور عمل کو برباد کر دیتا ہے اور اس کے کرنے والے کو ہمیشہ ہمیش جہنم میں رہنے والا بنا دیتا ہے ،تو آپ یہ بھی جان گئے کہ آپ کے لئے سب سے زیادہ اہم چیز اس بات کی معرفت حاصل کرنا ہے ، تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس جال سے نکال دے جو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا ہے ،جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :﴿ إِنَّ اللهَ لاَ يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَن يَشَاءُ ﴾ یقینا اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے[النساء: ١١٦]. اور یہ چار قاعدوں کی معرفت سے حاصل ہوتا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔

پہلا قاعدہ :کہ آپ یہ جان لیں کہ وہ کفار جن سے اللہ کے رسول ﷺ نے جنگیں لڑیں وہ اس بات کا اقرار کرتے تھے کہ اللہ تعالی ہی خالق اور تدبیر کرنے والا ہے ، مگر اس چیز نےانہیں اسلام میں داخل نہیں کیا ۔ اور اس کی دلیل اللہ تعالی کا فرمان ہے

﴿ قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ السَّمْعَ والأَبْصَارَ وَمَن يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيَّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَن يُدَبِّرُ الأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللّهُ فَقُلْ أَفَلاَ تَتَّقُونَ ﴾ آپ کہئے کہ وہ کون ہے جو تم کو آسمان وزمین سے رزق پہنچاتا ہے یا وہ کون ہے جو کانوں اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے اور وہ کون ہے جو زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور وہ کون ہے جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟ ضرور وہ یہی کہیں گے کہ : اللہ۔ تو ان سے کہئے کہ پھر کیوں نہیں ڈرتے![یونس: ۱۳].

دوسرا قاعدہ :وہ کہا کرتے تھے کہ ہم انہیں صرف اس لئے پکارتے ہیں اور ان کی طرف(عبادت میں) توجہ اس لئے کرتے ہیں کیونکہ ہم ان سے قربت اور شفاعت طلب کرتے ہیں ۔

قربت کی دلیل : اللہ تعالی کا فرمان ہے :﴿ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاء مَا نَعْبُدُهُمْ إِلاَّ لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ إِنَّ اللَّهَ لاَ يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ ﴾

اور جن لوگوں نے اس کے سوا اولیاء بنا رکھے ہیں(کہتے ہیں)کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ یہ(بزرگ)اللہ کی نزدیکی کے مرتبہ تک ہماری رسائی کرا دیں ۔ یہ لوگ جس کے بارے میں اختلاف کر رہے ہیں اس کا فیصلہ اللہ کرے گا۔ جھوٹے اور ناشکرے (لوگوں) کو اللہ تعالی راہ نہیں دکھاتا [الزمر: ۳].

اور شفاعت کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے :﴿ وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللّهِ مَا لاَ يَضُرُّهُمْ وَلاَ يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَؤُلاء شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللّهِ ﴾اور یہ لوگ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ انہیں ضرر(نقصان)پہنچا سکیں اور نہ ان کو نفع(فائدہ)پہنچا سکیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں ۔ آپ کہہ دیجئے کہ تم اللہ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جو اللہ تعالیٰ کو معلوم نہیں نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں ، وہ پاک اور برتر ہے ان لوگوں کے شرک سے [یونس:۱۸].

اور شفاعت دو قسمیں ہیں :

منفی شفاعت(جس شفاعت کی نفی کی گئی ہے)اور مثبت شفاعت(جس شفاعت کو ثابت کیا گیا ہے)

منفی شفاعت وہ ہے جو غیر اللہ سے طلب کی جائے جبکہ اللہ کے سوا کوئی اس پر کوئی اختیار نہیں

رکھتا۔ اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَنفِقُواْ مِمَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لاَّ بَيْعٌ فِيهِ وَلاَ خُلَّةٌ وَلاَ شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾ اے ایمان والو !جو ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہو اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس میں نہ تجارت ہے نہ دوستی نہ شفاعت اور کافر ہی ظالم ہیں۔ [البقرة:٢٥٤].

مثبت شفاعت وہ ہے جو صرف اللہ سے طلب کی جائے ، اور شفاعت کرنے والے کا اکرام شفاعت سے ہوتا ہے اور جس کے لئے شفاعت کی جا رہی ہے یہ وہ ہے جس کے قول و عمل سے اللہ راضی ہو اجازت کے بعد جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:﴿مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلاَّ بِإِذْنِهِ﴾کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کرسکے۔[البقرة: ٢٥٥].

تیسرا قاعدة :کہ نبی ﷺان لوگوں کی طرف بھیجے گئے جو مختلف چیزوں کی عبادت کرتے تھے۔ان میں سے بعض فرشتوں کی عبادت کرتے تھے ،بعض نبیوں اور نیک لوگوں کی عبادت کرتے تھے ،بعض درخت اور پتھر کی عبادت کرتے تھےاور ان میں بعض سورج اور چاند کی عبادت کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے تمام سے جنگیں لڑیں اور ان میں فرق نہیں کیا۔

اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:﴿ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّه ﴾ اور ان لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ(شرک)باقی نہ رہے اور دین اللہ کا ہی ہوجائے ۔ [الأنفال: ٣٩].

سورج و چاند کی عبادت ہوتی تھی اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:
﴿ وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لاَ تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلاَ لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ﴾اور دن رات، سورج چاند بھی(اس کی)نشانیوں میں سے ہیں۔ تم سورج کو سجدہ نہ کرو نہ چاند کو بلکہ سجدہ اس اللہ کے لئے کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے اگر تمہیں اسی کی عبادت کرنی ہے تو! [فصلت: ٣٧]

اور فرشتوں کی عبادت ہوتی تھی اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:﴿ وَلاَ يَأْمُرَكُمْ أَن تَتَّخِذُواْ الْمَلاَئِكَةَ وَالنِّبِيِّيْنَ أَرْبَاباً... ﴾الآية اور یہ نہیں(ہوسکتا)کہ وہ تمہیں فرشتوں اور نبیوں کو رب بنانے کا حکم دے۔ کیا وہ تمہیں مسلمان ہونے کے بعد بھی کفر کا حکم دے گا؟[آل عمران: ٨٠].

نبیوں کی عبادت ہوتی تھی اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:
﴿وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَأَنتَ قُلتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَهَيْنِ مِن دُونِ اللَّهِ قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ إِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ﴾ الآية اور جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا : اے عیسیٰ بن مریم !کیا تونے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو بھی اللہ کے سوا معبود بنا لو؟ وہ کہیں گے کہ تو پاک ہے ،مجھ کو کسی طرح یہ لائق نہیں تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کو کہنے کا مجھ کو کوئی حق نہیں ہے ۔ اگر میں نے کہا ہوگا تو تجھ کو اس کا علم ہوگا۔ تو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے اور میں تیرے نفس میں جو کچھ ہے اسے نہیں جانتا۔تمام غیبوں کا جاننے والا تو ہی ہے۔]المائدة: ١١٦ [.

نیک بزرگوں کی عبادت ہوتی تھی اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:
﴿ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ... ﴾
الآية جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں خود وہ اپنے رب کے تقرب کی جستجو میں رہتے ہیں کہ ان میں سے کون زیادہ نزدیک ہو جائے وہ خود اس کی رحمت کی امید رکھتے اس کے عذاب سے خوف زدہ رہتے ہیں ، (بات بھی یہی ہے) کہ تیرے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے ۔[الإسراء:٥٧].

پتھروں اور درختوں کی عبادت ہوتی تھی اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:
﴿ أَفَرَأَيْتُمُ اللاَّتَ وَالْعُزَّى * وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الأُخْرَى﴾
کیا تم نے لات و عزیٰ کو دیکھا ہے ،اور منات تیسری پچھلی کو[النجم: ١٩، ٢٠].

اور ابو واقد اللیثی رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ ہم نبیﷺ کے ساتھ جب حنین کی طرف نکلے ،اور اس وقت ہم نئے نئے اسلام میں داخل ہوئے تھے۔ مشرکین کا بیری کا ایک درخت تھا جہاں پر وہ مجاوری کرتے تھے اور اس پر اپنے ہتھیار لٹکاتے تھے ، اور اس درخت کو ذات انواط کہا جاتا تھا۔ کہتے ہیں کہ ہمارا بھی گزر ایک بیری کے درخت سے ہوا تو ہم نے بھی رسول اللہ ﷺ سے کہا : اے اللہ کے رسولﷺ ہمارے لئے بھی ایک ذات انواط بنوادیں جیسا کہ مشرکین کا ذات انواط ہے !تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : اللہ اکبر!یہی تو طریقہ ہے(پچھلی قوموں کا)! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں

میری جان ہے، تم نے وہی بات کہی ہے جیسا کہ بنی اسرائیل نے کہی تھی :ہمارے لئے بھی ایک ایسا معبود بنا دو جیسا کہ ان کے معبود ہیں ! پھر فرمایا :تم ضرور اپنے سے پہلی امتوں کے طریقے پر چلوگے۔
(ترمذی ،احمد ،ابن حبان اور ابن ابی عاصم نے اسے روایت کیا ہے۔ علامہ البانی نے صحیح قرار دیا ہے)

چوتھا قاعدہ کہ ہمارے زمانے کے مشرکین کا شرک زیادہ سخت ہے پہلے زمانے کے مشرکین سے ، کیونکہ پہلے کے مشرکین آسان حالتوں میں شرک کیا کرتے تھےمگرجب شدت اور سخت حالتوں میں ہوتے تو وہ عبادت کو اللہ کے لئے خالص کر دیتے تھے ،مگر ہمارے زمانے کے مشرکین ہمیشہ شرک کر تے ہیں چاہے آسانی کی حالت ہو یا سختی ہو۔

اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:

﴿ فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ ﴾ پس یہ لوگ جب کشتیوں میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ تعالی ہی کو پکارتے ہیں اسی کے لئے عبادت کو خالص کرتے ہوئے۔پھر جب وہ انہیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہےتو اسی وقت شرک کرنے لگتے ہیں ۔
[العنكبوت: ٦٥].

وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعلى آله وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ.